سجدہ سہو

تالیف

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ



نام کتاب : سجدۂ سہو

مولف : فضیلۃ الشیخ علامہ محمد بن صالح العثیمین (رحمۃ اللہ علیہ)

صفحات : ۲۸

ناشر : الدار السلفیہ

فہرست

عرض ناشر

زیر نظر رسالہ ''سجدۂ سہو'' عالم اسلام کے مشہور سلفی عالم محدث اور مفتی داعی الی اللہ فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین، عضو ہیئۃ کبار العلماء ریاض سعودیہ عربیہ کی تالیف ہے آپ کی دینی واصلاحی وعلمی تالیفات عالم اسلام میں قدر واعتبار کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔

''سجدۂ سہو'' کے مسئلے پر موصوف نے بہت تفصیل سے بحث کی ہے اور مسلک سلف کو واضح کرنے کی کامیاب کوشش فرمائی ہے عوام الناس کی دینی تعلیم واصلاح کی نیت سے ادارہ الدار السلفیہ نے اس کا سلیس اور صحیح اردو ترجمہ شائع کیا ہے، امید ہے کہ مسائل دینیہ پر دلائل حقہ کی روشنی میں کسی فقہی مذہب کی پابندی کے بغیر عمل کرنے والے حضرات کو اس رسالے کے ذریعے مسلک حق پر عمل کی سعادت حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مولف و مترجم وناشر کو ان کی اس علمی اور دینی کوشش کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

مختار احمد ندوی
مدیر الدار السلفیہ، ممبئی
۲۰/ مئی ۱۹۹۴ء

مقدمہ از مؤلف

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على نبينا محمد الذي بلغ البلاغ المبين، وعلى آله وأصحابه والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين.

اما بعد یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ آج اکثر مسلمان نماز میں سجدۂ سہو کے احکامات سے ناواقف ہیں، لہٰذا بہت سے ایسے ہیں جن پر سجدۂ سہو واجب ہونے کے باوجود سجدۂ سہو نہیں کرتے، کچھ لوگ ایسے ہیں جو سجدۂ سہو ایسے محل و موقع پر کرتے ہیں جہاں واجب نہیں ہوتا، کچھ لوگ سجدۂ سہو سلام سے پہلے کرتے ہیں جبکہ اس کا محل سلام کے بعد ہوتا ہے، اور بعض لوگ سلام کے بعد کرتے ہیں جب کہ اس کا موقع و محل سلام سے پہلے ہوتا ہے، اسی وجہ سے سجدۂ سہو کے احکامات کی جانکاری بہت ضروری ہوگئی ہے، خاص طور پر ان ائمہ کے لیے جن کی اقتدا عوام الناس کرتے ہیں، اور جنہوں نے عام لوگوں کی امامت اور نماز کے اندر شریعت کے اتباع کی ذمہ داری اٹھا رکھی ہے۔

اسی خیال سے میں نے اس موضوع پر یہ رسالہ تحریر کیا ہے اللہ تعالیٰ سے پوری امید ہے کہ اس سے اپنے مومن بندوں کو فائدہ پہونچائے گا، اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اے پروردگار ہماری مدد فرما اور ہمارے لیے صحیح راستہ اور اس پر چلنے کی توفیق ارزانی فرما۔

والسلام علیکم
محمد صالح العثیمین
۴/۳/۱۴۰۰ھ

سجدۂ سہو

سجدۂ سہو کہتے ہیں ان دو سجدوں کو جسے ایک نمازی سہو کی وجہ سے اپنی نماز میں پیدا ہونے والے خلل کو پورا کرنے (نقص کی تلافی) کے لیے کرتا ہے، اس کے تین اسباب ہیں، زیادتی، کمی اور شک۔

زیادتی

جب کوئی نمازی جان بوجھ کر اپنی نماز میں قیام، یا قعدہ، رکوع، یا سجدہ کا اضافہ کر دیتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے، اور اگر یہی عمل اس سے بھول کر سرزد ہو جاتا ہے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس کو یاد آتا ہے کہ اس نے نماز میں، قیام۔ یا قعدہ۔ رکوع۔ یا سجدہ کا اضافہ کر دیا ہے، تو ایسے موقع پر اس کے لیے سجدۂ سہو کر لینا کافی ہے، سجدۂ سہو کر لینے سے اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔

اور اگر دوران نماز اس کو اس زیادتی کی یاد آتی ہے تو اس زیادتی سے لوٹنا اور سجدۂ سہو کرنا واجب ہے، اور ایسا کرنے سے اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھ لی، اور

تشہد میں اس کو یاد آیا کہ چار کی جگہ پر اس نے پانچ رکعت پڑھ لی ہے، اس موقع پر وہ تشہد پورا کرے گا، اور سلام پھیرے گا، پھر سجدۂ سہو کرے گا اور دوبارہ سلام پھیرے گا، اور اگر اس زیادتی کی یاد اس کو سلام پھیرنے کے بعد آئی ہے، تو صرف سجدۂ سہو کرے گا، اور سلام پھیر دے گا، اور اس زیادتی کی یاد پانچویں رکعت کے دوران آجائے تو فوراً اسی وقت بیٹھ جائے گا، اور تشہد پڑھے گا اور سلام پھیرے گا۔ پھر سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے گا۔

اس مسئلہ کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی یہ حدیث ہے کہ:

أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر خمسا فقيل له: أزيد في الصلاة؟ فقال: وما ذاك؟ قالوا صليت خمسا فسجد سجدتين بعد ما سلم وفي رواية فثنى رجليه واستقبل القبلة فسجد سجدتين ثم سلم. (رواه الجماعة)

نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھ لی، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ کیا نماز میں کچھ اضافہ ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیوں کیا ہوا؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، آپ نے پانچ رکعت پڑھ لی ہے، لہٰذا آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے، اور ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ نے اپنے پاؤں پھیر لیے اور قبلہ کا رخ کیا اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔

نماز پوری ہونے سے پہلے سلام

نماز پوری ہونے سے پہلے سلام پھیرنا نماز میں اضافہ کرنا ہے، لہذا اگر کوئی نمازی جان بوجھ کر نماز پوری ہونے سے پہلے سلام پھیر دیتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

اور اگر یہ عمل بھول کر کرتا ہے، اور اس کی یاد کافی دیر کے بعد آتی ہے تو نئے سرے سے نماز کو دہرائے گا، اور اگر تھوڑی دیر کے بعد اس کی یاد آتی ہے، جیسے دو منٹ یا تین منٹ بعد تو اپنی نماز کو پوری کرے گا، سلام پھیرے گا پھر سجدۂ سہو کرے گا اور دوبارہ سلام پھیرے گا، اس مسئلہ کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی یہ حدیث ہے کہ

أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم الظهر أو العصر فسلم من ركعتين فخرج السرعان من أبواب المسجد يقولون: قصرت الصلاة، وقام النبي ﷺ إلى خشبة	نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو ظہر کی یا عصر کی نماز پڑھائی، اور دو ہی رکعت پر سلام پھیر دیا، اس پر کچھ جلد باز یہ کہتے ہوئے مسجد کے دروازوں سے نکلے کہ "نماز کم کر دی گئی ہے" یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے مسجد کی لکڑی پر ٹیک لگائی اور آپ کے چہرہ سے غصہ کا اظہار

المسجد فاتكأ عليها كأنه غضبان، فقام رجل فقال: يارسول الله! أنسيت أم قصرت الصلاة؟ فقال النبي ﷺ: لم أنس ولم تقصر، فقال الرجل: بلى قدنسيت، فقال النبي صلى الله عليه وسلم للصحابة: أحق ما يقول؟ قالوا: نعم، فتقدم النبي صلى الله عليه وسلم فصلى ما بقي من صلاته ثم سلم ثم سجد سجدتين ثم سلم.

ہو رہا تھا، اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بھول گئے ہیں یا واقعی نماز میں کمی کر دی گئی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نہ میں بھولا ہوں نہ نماز میں کمی کی گئی ہے، یہ سن کر اس آدمی نے عرض کیا: نہیں آپ بھول گئے ہیں، یہ سن کر آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا: کیا یہ شخص صحیح کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، جی ہاں، لہٰذا آپ ﷺ آگے بڑھے، باقی ماندہ نماز پوری کی پھر سلام پھیرا، دو سجدے کیے اور آخری سلام پھیرا۔ (متفق علیہ)

جب امام نماز پوری ہونے سے پہلے ہی سلام پھیر دے، اور مقتدیوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں جن کی بعض رکعتیں چھوٹ گئی ہوں، اور اسے پورا کرنے کے لیے امام کے سلام کے بعد کھڑے ہوگئے ہوں، پھر امام کو یاد آیا ہو کہ اس کی نماز پوری نہیں ہوئی ہے، لہٰذا اسے پوری کرنے کے لیے کھڑا ہو گیا ہو، ایسے موقع پر ان

مقتدیوں کو اختیار ہے جن کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئی تھیں کہ چاہیں تو اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پوری کریں، اور سجدۂ سہو کر لیں، یا پھر امام کے ساتھ ہو جائیں اور اس کی اتباع کرنے لگیں، اور جب امام سلام پھیر دے تو پھر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پوری کریں، اور سلام کے بعد سجدۂ سہو کر لیں۔ یہی مناسب اور بہتر ہے۔

نقص (کمی)

ا۔ ارکان میں کمی:- اگر کوئی نمازی اپنی نماز کے کسی رکن کو چھوڑ دے، اور وہ رکن تکبیر تحریمہ ہو تو اس کی نماز ہی نہیں ہوگی، چاہے اس نے (جان بوجھ) کر عمداً چھوڑا ہو یا سہواً اس سے چھوٹ گئی ہو، اس لیے کہ تکبیر تحریمہ چھوڑنے کی وجہ سے اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔

اور اگر تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی دوسرے رکن کو چھوڑا ہے، تو یہ دیکھا جائے گا کہ اس نے یہ رکن عمداً چھوڑا ہے یا سہواً۔ اگر عمداً چھوڑا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی، اور اگر سہواً چھوڑا ہے، اور اس رکن کو چھوڑ کر نماز جاری رکھتے ہوئے دوسری رکعت میں اس چھوڑے ہوئے رکن تک پہونچ گیا ہے، تو وہ رکعت لغو ہو جائے گی جس رکعت میں ایک رکن کو چھوڑا ہے، اور دوسری

رکعت جو ناقص رکعت کے بعد آئے گی ناقص رکعت کی جگہ پر ہوگی۔ اور اگر دوسری رکعت میں اس جگہ پر نہیں پہونچا ہے۔ جس جگہ کہ پہلی رکعت میں ایک رکن کو چھوڑا ہے تو چھوٹے ہوئے رکن کو ادا کرے گا، اس کے بعد باقی ماندہ نماز کو پوری کرے گا، لیکن دونوں حالتوں میں سلام کے بعد اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص پہلی رکعت میں سجدۂ ثانیہ بھول گیا، اور اس بھول کو اس وقت یاد کیا جب وہ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا، لہٰذا اس کی پہلی رکعت کالعدم ہو جائے گی اور دوسری رکعت پہلی رکعت بن جائے گی۔ اور دوسری رکعت کو پہلی رکعت سمجھ کر اپنی نماز پوری کرے گا، اور سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرے گا، پھر سلام پھیرے گا۔

دوسری مثال یہ ہے کہ:- ایک شخص پہلی رکعت کے سجدۂ ثانیہ اور اس سے پہلے کے جلوس کو بھول کر چھوڑ دیا، اور اس بھول کو اس وقت یاد کیا جب وہ دوسری رکعت میں رکوع سے کھڑا ہوا، ایسی حالت میں بیٹھ کر سجدہ کرے گا، پھر اپنی نماز پوری کرے گا اور سلام پھیرے گا، پھر سجدۂ سہو کر کے دوبارہ سلام پھیرے گا۔

ترک واجب

جب کوئی نمازی نماز کے کسی واجب کو عمداً چھوڑ دیتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے، اور اگر بھول کر چھوٹ جاتا ہے، اور اس واجب کی جگہ کو چھوڑنے سے پہلے اسے یاد کر لیتا ہے تو اس کو ادا کرے گا، اور اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہو گا، اور اگر اس چھوٹے ہوئے واجب کی جگہ کو چھوڑنے کے بعد اور اس کے بعد والے رکن تک پہونچنے سے پہلے اس کو یاد کر لیتا ہے تو اس چھوٹے ہوئے واجب کو ادا کرے گا، پھر اپنی باقی نماز کو پوری کرے گا اور سلام پھیرے گا، پھر سجدۂ سہو کرے گا اور دوبارہ سلام پھیرے گا۔

اور اگر اس واجب کو چھوڑ کر دوسرے رکن میں پہونچ جاتا ہے تو وہ واجب ساقط ہو جائے گا، لہٰذا اسے ادا کئے بغیر اپنی نماز کو جاری رکھے گا، اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدۂ سہو کرے گا۔

مثال کے طور پر:- ایک شخص دوسری رکعت کے سجدۂ ثانیہ کے بعد بھول کر اور تشہد اول چھوڑ کر تیسری رکعت کی نیت سے اٹھا اور پوری طرح کھڑا ہونے سے پہلے اس کو اپنا سہو یاد آ گیا تو بیٹھ جائے گا اور تشہد پڑھے گا، پھر اپنی نماز پوری کرے گا، اس حالت

میں اس پر سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا۔ اور اگر اس کی یاد اس کو اچھی طرح سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے آئی تو لوٹ کر بیٹھ جائے گا اور تشہد پڑھے گا، پھر اپنی باقی نماز پوری کرے گا اور سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرے گا پھر آخری سلام پھیرے گا۔

اور اگر اس کی یاد اس کو پوری طرح کھڑے ہونے کے بعد آئی ہو تو اس کو لوٹ کر ادا نہیں کرے گا، بلکہ اپنی باقی نماز پوری کرے گا، اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدۂ سہو کرے گا۔

اس مسئلہ کی دلیل عبداللہ بن بحینہؓ سے مروی یہ حدیث ہے کہ

أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم الظهر فقام في الركعتين الأوليين ولم يجلس (يعني التشهد الأول) فقام الناس معه حتى إذا قضى الصلاة وانتظر الناس تسليمه كبر وهو جالس فسجد سجدتين قبل أن يسلم ثم سلم. (البخاری)

نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی، اور پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور تشہد اول کے لیے بیٹھنا بھول گئے، لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ جب آپ نے نماز پوری کی تو لوگ آپ کے سلام کا انتظار کرنے لگے، آپ نے سلام سے پہلے بیٹھ کر تکبیر کہی، اور سلام سے پہلے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔

شک

شک کہتے ہیں دو ایسے امور کے مابین تردد کو جس میں یہ فیصلہ نہ ہو سکے کہ ان دونوں امور میں سے کونسا امر واقع ہوا ہے، عبادات کے اندر تین صورتوں میں شک کا اعتبار نہ ہوگا۔

(۱) جب یہ شک وہم کے درجہ میں ہو، اس کی کوئی حقیقت نہ ہو، جیسے کہ وسوسہ۔

(۲) جب آدمی ایسا شکی بن جائے کہ جب بھی کوئی عبادت ادا کرے اس میں اس کو شک ہونے لگے۔

(۳) جب یہ شک عبادات سے فارغ ہونے کے بعد لاحق ہو تو اس کا بھی کوئی اعتبار نہ ہوگا، جب تک کہ یقینی حالت نہ پیدا ہو جائے، اور اگر یہ شک یقین میں تبدیل ہو جائے تو یقین کے مطابق اپنا عمل کرے گا۔

مثال کے طور پر:- ایک شخص نے ظہر کی نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس کو شک ہو گیا کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہے یا چار رکعت، اس حالت میں اس شک کا کوئی اعتبار نہ

ہوگا۔ الا یہ کہ اس کو یہ یقین ہو جائے کہ اس نے تین ہی رکعت پڑھی ہے۔ لہٰذا اگر نماز پڑھتے ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تو ایک رکعت اور پڑھ کر اپنی نماز مکمل کرے گا پھر سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرے گا، پھر اخیر میں سلام پھیرے گا، اور اگر بہت دیر کے بعد اس کو تین رکعت کا یقین ہوا تو از سر نو نماز پڑھے گا، ان تین حالتوں کے علاوہ دوسری جگہوں میں شک کا اعتبار ہوگا۔

نماز میں جو شک ہوتا ہے وہ دو حالتوں سے خالی نہیں۔

پہلی حالت: دو حالتوں میں سے ایک کا راجح ہونا، لہٰذا جو حالت اس کے نزدیک راجح ہوگی اس کے مطابق عمل کرے گا، اور اسی پر اپنی نماز پوری کرے گا پھر سلام کے بعد سجدۂ سہو کرے گا اور اس کے بعد آخری سلام پھیرے گا۔

جیسے:- ایک شخص ظہر کی نماز پڑھتا ہے، اور کسی رکعت کے بارے میں اس کو شک ہو جاتا ہے کہ آیا وہ دوسری رکعت ہے یا تیسری، لیکن آخرکار یہ راجح ہو جاتا ہے کہ یہ تیسری رکعت ہے، لہٰذا وہ اس کو تیسری رکعت مان کر ایک رکعت اور پڑھے گا، اور سلام پھیر دے گا، پھر سجدۂ سہو کر کے آخری سلام پھیرے گا۔

اس مسئلہ کی دلیل عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کردہ وہ حدیث ہے جسے صحیحین نے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اگر تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو صواب وصحت کا تحری کرے، اور جو راجح ہو اس پر اپنی نماز پوری کرے، پھر سلام پھیرے اس کے بعد دو سجدے کرے۔ (یہ الفاظ بخاری کے ہیں)

دوسری حالت: نمازی کے نزدیک دو حالتوں میں سے کوئی حالت راجح نہ ہو، تو اس صورت میں یقین پر یعنی کم تر عمل کرے گا اور اسی کے حساب سے اپنی بقیہ نماز پوری کرے گا اور سلام سے پہلے سجدۂ سہو کرے گا، پھر سلام پھیرے گا۔

جیسے ایک شخص نے عصر کی نماز شروع کی اور کسی رکعت میں اس کو شک ہو گیا کہ آیا یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری، اور ان دونوں میں سے کوئی بھی اس کے نزدیک راجح نہ ہو، تو اس صورت میں اس کو دوسری مانے گا، اور تشہد اول پڑھے گا، اور اس کے بعد دو رکعت اور پڑھے گا، اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے گا۔

اس مسئلہ کی دلیل حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت کردہ یہ حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إذا شك أحدكم في صلاته فلم يدركم صلى ثلاثاً أم أربعا؟ فليطرح الشك وليبن على ما استيقن ثم يسجد سجدتين قبل أن يسلّم فإن كان صلى خمساً شفعن له صلاته وإن كان صلى إتماما لأربع كانتا ترغيماً للشيطان (مسلم)

جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور یہ نہ معلوم ہو سکے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو شک کو چھوڑ دے اور جس پر یقین ہو اس کے مطابق نماز پوری کرے، پھر سلام سے پہلے دو سجدے کرے۔ اور اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھ لی ہیں تو ایک اور ملا کر (چھ) جوڑواں بنا لے اور اگر چار کو پورا کرنے کے لیے ہو تو یہ سجدۂ سہو شیطان کی تذلیل و توہین ہے۔

شک کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ ایک شخص ایسے وقت میں آکر جماعت میں شامل ہو جاتا ہے جب امام رکوع میں ہوتا ہے، وہ سب سے پہلے آکر سیدھے کھڑا ہو جاتا ہے اور تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھتا ہے، پھر رکوع میں جاتا ہے، اس وقت وہ تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت سے خالی نہیں ہوتا۔

پہلی حالت:- اس کو اس کا یقین ہو جاتا ہے کہ اس نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا ہے، اور اس کے جماعت میں شامل ہوتے

وقت امام نے اپنا سر رکوع سے نہیں اٹھایا تھا تو اس حالت میں وہ اس رکعت کا پانے والا سمجھا جائے گا اور فاتحہ کا پڑھنا اس سے ساقط ہو جائے گا۔

دوسری حالت:- اس کو اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ وہ جب جماعت میں شامل ہوا تو اس کے شامل ہونے سے پہلے ہی امام رکوع سے اپنا سر اٹھا چکا تھا، اس صورت میں یہ رکعت اس سے چھوٹ جائے گی۔

تیسری حالت:- تیسری صورت یہ ہے کہ اس کو اس بات میں شک ہو جاتا ہے کہ اس نے امام صاحب کو رکوع کی حالت میں پایا تھا لہٰذا وہ رکعت اس سے نہیں چھوٹے گی، یا امام صاحب کو اس حالت میں پایا تھا کہ امام صاحب رکوع سے سر اٹھا چکے تھے، لہٰذا اس کی وہ رکعت چھوٹ جائے گی اس طرح کے شک میں جو حالت بھی اس کے نزدیک راجح ہو اس پر عمل کرے گا، اور اسی کے مطابق اپنی نماز پورے کر کے سلام پھیرے گا۔ پھر سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے گا۔ اور اگر اس سے نماز کا کچھ بھی حصہ چھوٹا نہیں تو پھر اس پر کوئی سجدہ نہیں۔

اور اگر کوئی حالت راجح نہ ہو تو یقین پر عمل کرے گا، یعنی یہ سمجھ کر کہ اس سے وہ رکعت چھوٹ ہی گئی ہے لہٰذا اسی کے مطابق اپنی نماز کو پوری کرے گا، اور سلام سے پہلے سجدۂ سہو کرے گا اور سجدۂ سہو کے بعد سلام پھیرے گا۔

فائدہ

ایک شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جاتا ہے کہ کتنی پڑھی، لہٰذا وہ یقینی حالت پر یا اس کے نزدیک جو راجح ہے اس پر مذکورہ تفصیل کے مطابق عمل کرتا ہے، پھر بعد میں نماز کے اندر اس پر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اس نے جو عمل کیا ہے وہ حقیقت حال کے مطابق ہے، اور اس کی نماز میں کوئی کمی و بیشی نہیں ہوئی ہے تو اس صورت میں اس سے سجدۂ سہو ساقط ہو جائے گا، اکثر علماء کا اس پر فتوی ہے، اس لیے کہ یہاں سجدۂ سہو واجب کرنے والا سبب یعنی شک ختم ہو گیا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس سے سجدۂ سہو ساقط نہ ہو گا، اس لیے کہ اس صورت میں سجدۂ سہو کرنے سے شیطان کی تذلیل ہوتی ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور اگر اس نے پوری نماز پڑھی تو یہ دونوں سجدۂ سہو شیطان

کی تذلیل کے لیے ہوگی، اس لیے کہ اس نے اپنی نماز کے بعض حصہ کو شک کی حالت میں ادا کیا ہے، یہی راجح قول ہے۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص نے نماز شروع کی اور ایک رکعت میں اس کو شک ہو گیا کہ آیا یہ رکعت دوسری ہے یا تیسری؟ اور ان دونوں میں سے کوئی بھی اس کے نزدیک راجح نہ ہو سکا، لہٰذا اس نے اس کو دوسری مان کر اپنی نماز پوری کی پھر بعد میں اس پر واضح ہو گیا کہ واقع میں وہ دوسری رکعت تھی لہٰذا مشہور قول کے مطابق اس میں سجدۂ سہو نہیں ہے، اور دوسرے قول کے مطابق اس پر سجدۂ سہو اس میں بھی واجب ہے اور اسی کو ہم نے راجح قرار دیا ہے۔

مقتدی پر سجدۂ سہو

جب امام کو نماز میں سہو ہو جائے تو امام صاحب کے سجدۂ سہو میں مقتدی کو بھی اتباع کرنا واجب ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

إنما جعل الإمام ليؤتم به فلا تختلفوا عليه إلى أن

امام اسی لیے بنایا گیا ہے تاکہ لوگ اس کی اتباع کریں، لہٰذا تم اس سے اختلاف نہ

قال: وإذا سجد فاسجدوا. (متفق عليه) کرو، پھر آگے فرمایا: جب امام سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ (متفق علیہ)

امام سجدۂ سہو سلام سے پہلے یا سلام کے بعد کرے تو مقتدی پر اس کی اتباع ضروری ہے، الا یہ کہ مقتدی مسبوق ہو یعنی اس کی نماز کا کچھ حصہ چھوٹ چکا ہو تو سلام کے بعد سجدۂ سہو میں وہ امام صاحب کی اتباع نہیں کرے گا، اس لیے کہ یہ اس کے لیے ممکن ہی نہیں، اس لیے کہ مسبوق اپنے امام کے ساتھ سلام نہیں پھیر سکتا ہے، لہٰذا وہ امام کے سلام کے بعد اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرے گا، پھر سلام پھیرے گا اس کے بعد سجدۂ سہو کر کے آخری سلام پھیرے گا۔

جیسے ایک شخص جماعت کی آخری رکعت میں جا کر جماعت میں شامل ہوتا ہے، اور امام صاحب پر سلام کے بعد سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، لہٰذا جب امام سلام پھیرے گا تو اس مسبوق کو اپنی نماز پوری کرنے کے لیے کھڑا ہونا پڑے گا، اور امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہیں کرے گا، لہٰذا جب اپنی باقی ماندہ نماز پڑھ لے گا اور سلام پھیر دے گا تو سلام کے بعد سجدۂ سہو کرے گا۔

اور اگر مقتدی سے امام کے پیچھے سہو ہو جائے اور امام کو کچھ نہ ہو اور مقتدی کی نماز میں سے کچھ چھوٹا نہ ہو تو اس پر سجدۂ سہو

واجب نہیں۔ اس لیے کہ اس کے سجدۂ سہو سے امام سے اختلاف لازم آئے گا۔ اور امام کی اتباع میں خلل پڑے گا اس لیے کہ صحابہ کرامؓ نے اس وقت تشہد اول چھوڑ دیا تھا جب رسول ﷺ اسے بھول گئے تھے، لہٰذا وہ سب آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے تھے، اور امام کی اتباع اور امام سے عدم اختلاف کے خیال سے تشہد کے لیے بیٹھے نہیں تھے۔

لیکن اگر اس سے نماز کا کچھ حصہ چھوٹ جائے اور امام کے ساتھ اس سے سہو ہو جائے، یا چھوٹی ہوئی نماز کی قضا کے وقت سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو اس سے ساقط نہ ہو گا، لہٰذا جب وہ چھوٹی ہوئی نماز کو پوری کرے گا تو سلام سے پہلے یا سلام کے بعد مذکورہ تفصیل کے مطابق سجدۂ سہو کرے گا۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک مقتدی رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنا بھول گیا، اور نماز کا کوئی حصہ اس سے نہیں چھوٹا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ اور اگر اس سے ایک رکعت یا ایک سے زیادہ رکعت چھوٹ جائے تو اسے پوری کرے گا، پھر سلام سے پہلے سجدۂ سہو کرے گا۔

دوسری مثال: ایک مقتدی اپنے امام کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ

رہا تھا جب امام صاحب چوتھی رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو مقتدی اس خیال سے بیٹھ گیا کہ یہ آخری رکعت ہے۔ پھر جب اسے معلوم ہوا کہ امام کھڑا ہے تو وہ بھی کھڑا ہو گیا، اس صورت میں اگر اس سے نماز کا کوئی حصہ نہ چھوٹا ہو تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں، اور اگر ایک یا اس سے زیادہ رکعت اس سے چھوٹ جائے تو اسے پوری کرے گا، اور سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرے گا، پھر سلام پھیرے گا، اور یہ سجدۂ سہو اس پر صرف اس لیے واجب ہو گا کہ امام جب چوتھی رکعت کے لیے کھڑا ہوا تو امام کے اثناء قیام میں وہ بیٹھا رہا، اور یہ بیٹھنا نماز میں اضافہ کرنا ہے، جس کی وجہ سے یہ سجدۂ سہو واجب ہوا۔

تنبیہ

پچھلے صفحات میں یہ بات واضح ہو گئی کہ سجدۂ سہو کبھی سلام سے پہلے ہوتا ہے، اور کبھی سلام کے بعد۔ سلام سے پہلے دو جگہوں پر ہوتا ہے۔

(۱) جب کوئی نقص (کمی) ہو جائے، اس بارے میں حضرت عبداللہ بن بحینہؓ سے یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

جب تشہد اول چھوڑ دیا تھا تو سجدۂ سہو سلام سے پہلے فرمایا تھا۔ یہ پوری حدیث پیچھے گذر چکی ہے۔

(۲) جب سجدۂ سہو ایسے شک کی وجہ سے واجب ہو جس میں کسی ایک طرف اس کا رجحان نہ ہو سکے، اس بارے میں حضرت ابو سعید الخدریؓ سے مروی حدیث گذر چکی ہے کہ جسے اپنی نماز میں شک ہو جائے اور یہ نہ معلوم ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں، تین یا چار؟ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ سلام سے پہلے اس پر دو سجدۂ سہو واجب ہے یہ حدیث بھی گذر چکی ہے۔

اسی طرح سلام کے بعد سجدۂ سہو دو جگہوں پر واجب ہوتا ہے۔

(۱) جب نماز میں زیادتی کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہو، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے یہ حدیث مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھا دی تھی، اور سلام کے بعد جب یاد آیا تو آپ نے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا، اور اس کی وضاحت نہیں کی کہ سلام کے بعد جو سجدۂ سہو ادا کیا وہ صرف اس لیے کہ اس زیادتی کا علم سلام کے بعد ہی ہو سکا، اس عمومی حکم سے یہ معلوم ہوا کہ نماز میں زیادتی سے جو سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے وہ سلام کے بعد ہی ہوتا ہے، چاہے اس سہو کا علم سلام سے پہلے ہوا ہو یا سلام کے بعد۔

اسی طرح کا مسئلہ یہ بھی ہے کہ جب ایک نمازی نے اپنی نماز پوری کرنے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا ہو پھر بعد میں یاد آیا ہو اور اس کے بعد نماز کو پوری کرتا ہو تو چونکہ دوران نماز اس نے ایک سلام کا اضافہ کر دیا ہے لہٰذا سلام کے بعد سجدۂ سہو کرے گا اس لیے کہ حضرت ابوہریرہ سے یہ حدیث مروی ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز میں دو ہی رکعت پر سلام پھیر دیا تھا بعد میں جب لوگوں نے آپ کو یاد دلایا تو آپ نے نماز پوری کی۔ سلام پھیرا۔ اس کے بعد سجدۂ سہو کیا اور آخری سلام پھیرا۔ یہ حدیث پیچھے گزر چکی ہے۔

(۲) جب نماز میں ایسا شک ہو کہ اس میں ایک طرف کا رجحان پایا جائے، اس کی دلیل عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی وہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ جسے اپنی نماز میں شک ہو جائے، اسے صحت کی تحری کرنی چاہئے، اور اسی پر اپنی نماز کو پوری کرنی چاہئے، اور سلام کے بعد سجدۂ سہو کرنا چاہئے، یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

اگر کسی آدمی سے دو سہو سرزد ہو جائے جس میں سے ایک سہو سلام سے پہلے سجدۂ سہو واجب کرتا ہو اور دوسرا سہو سلام کے بعد سجدۂ سہو واجب کرتا ہو تو علماء کا کہنا ہے کہ سلام سے پہلے والے سجدۂ

سہو کو غالب قرار دے کر سلام سے پہلے سجدۂ سہو ادا کیا جائے گا۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص ظہر کی نماز پڑھ رہا ہے، اور جب تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوتا ہے تشہد اول کے لیے بیٹھنا بھول جاتا ہے، اور تیسری رکعت کے بعد تیسری رکعت کو دوسری رکعت سمجھ کر بیٹھ جاتا ہے، پھر بعد میں یاد آتا ہے کہ یہ تو تیسری رکعت ہے، ایسے موقع پر وہ کھڑا ہو جائے گا، اور چوتھی رکعت پوری کر کے سجدۂ سہو کرے گا اور اخیر میں سلام پھیرے گا۔

چونکہ اس شخص نے تشہد اول کو چھوڑ دیا ہے جس کا سجدۂ سہو سلام سے پہلے ہوتا ہے اور تیسری رکعت کے بعد ایک جلسہ کا اضافہ کر دیا ہے جس کا سجدۂ سہو سلام کے بعد ہے، لہذا سلام سے پہلے والے سجدۂ سہو کو غالب مان کر اسی پر عمل کرے گا۔ (واللہ اعلم)

اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے تمام مسلمان بھائیوں کو اپنی کتاب اور اپنے رسول اللہ ﷺ کی سنت کو سمجھنے، ظاہری و باطنی طور پر اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، چاہے اس کا تعلق عقیدہ سے ہو یا عبادت سے، اخلاق سے ہو یا معاملات سے اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ بے شک وہ بہت ہی سخی و کریم ہے۔

والحمد رب العالمين وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله و صحبه أجمعين.